شاہ بلیغ الدین

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا
صحابیہ جو حقوق نسواں کی علم بردار تھیں

محفل پر سناٹا طاری تھا- ایک طرف صحابہ کرام مہر بہ لب خاموش بیٹھے حیرت سے محفل کا نقشہ دیکھ رہے تھے- دوسری طرف خواتین سر جھکائے ادب سے بیٹھی تھیں- رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بڑی دلچسپی اور توجہ سے وہ سب کچھ سن رہے تھے جو آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا جارہا تھا-

یہ ان دنوں کی بات ہے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ چھوڑ دیا تھا- یثرب کے نصیب جاگے تھے اور کھجوروں کی یہ بستی اب مدینتہ النبی کہلانے لگی تھی- ایک دن صحابہ کرام خدمت نبوی میں موجود تھے- کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ خواتین چلی آرہی ہیں- یہ خواتین انصار گھرانوں کی بہو بیٹیاں تھیں- ان میں اسماء بنت سکن رضی اللہ عنہا صاف پہچانی جاتی تھیں- خدا نے انہیں خوب زبان دی تھی- باتیں نہیں کرتیں موتی پروتی تھیں- فصاحت کے موتی!---- خنساء جیسی شاعرہ اور اسماء جیسی خطیبہ زمانہ مشکل ہی سے پیدا کرتا ہے-

حضرت اسماء آج ایک وفد لے کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تھیں- نیا دین نیا معاشرہ بنارہا تھا اس لئے وفد کی باتوں کی اور بھی زیادہ اہمیت تھی- حضرت اسماء نے عرض کیا کہ---- یارسول اللہ! اللہ نے آپ کو تو سب کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے- مردوں کی ہدایت کے لئے، بھی عورتوں کی ہدایت کے لئے بھی- پھر یہ کیا بات ہے کہ مردوں کو نیکی اور بھلائی کے زیادہ مواقع حاصل ہیں اور عورتوں کو نہیں- ہم گھر میں رہتی ہیں اور مرد پانچ وقت مسجد میں جاتے جماعت میں شریک ہوتے ہیں-

اس وقت تک مسجد نبوی نہیں بنی تھی- اسی جگہ جہاں مسجد بننے والی تھی ایک طرف نماز ہوتی تھی- عورتوں کو ابھی جماعت میں شریک ہونے کی اجازت نہیں ملی تھی-

حضرت اسماء نے کہا نہ صرف پانچ وقت کی باجماعت نماز کی برکت انہیں حاصل ہوتی ہے بلکہ جمعہ کی سعادت بھی انہی کے لئے ہے- مریضوں کی عیادت بھی یہی زیادہ کرسکتے ہیں- نماز جنازہ یہی پڑھتے ہیں- قبرستانوں کو یہی جاتے ہیں- آسانی سے عمرہ بھی کرسکتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ میدانِ جہاد میں اللہ کے نام پر تلوار اٹھانے کا شرف بھی انہیں کو حاصل ہے اور ہمارے لئے گھر کی حفاظت، بچوں کی نگہداشت، کھانے پکانے، سینے پرونے کے کام سر سے اونچے ہیں- شرط انصاف ہے- اے صاحب الطافِ عمیم! کہ مردوں کی قسمت میں ثواب کا حصہ زیادہ ہے اور ہم کچھ محروم لطف و کرم ہیں- صحابہ کرام جو چپ

سادھے سب کچھ سن رہے تھے۔ اب حیرت سے زمین تاکنے لگے کہاں کی بات پہنچی تھی کہاں تک! خود سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک بات توجہ سے سنتے رہے۔ تقریر کے نشیب و فراز پر غور فرماتے رہے۔

یہ باتیں اور ایسا کہنے والا
فسانہ اور پھر ایسا فسانہ!

حضرت اسماء کی تقریر کے بعد سناٹا چھا گیا۔ یہ سناٹا اس لئے بھی طاری ہو گیا کہ اب حاضرینِ مجلس ہمہ تن گوش ہو بیٹھے کہ دیکھیں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کیا ارشاد ہوتا ہے۔ حضرت ختمی مرتبت نے اس سکوت کو توڑا۔ "اُسد الغابہ" میں ہے۔ صحابہؓ کرام سے مخاطب ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا........ تم نے ایسی گفتگو سنی ہے؟ پھر فرمایا کسی عورت کی زبان سے؟ صحابہؓ کرام نے جواب میں عرض کیا کہ.........جی نہیں!

حضرت اسماء نے کس حسن و خوبی سے اپنی بات بیان کی تھی کہ سب کی زبان سے بے اختیار واہ واہ نکلی۔ یہ اصل میں عورت اور مرد کے فرائض کے بارے میں گفتگو تھی۔ اب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سوال کے جواب مرحمت فرمائے۔ ارشاد ہوا.......عورت کے لئے شوہر کی خوشی نہایت ضروری چیز ہے۔ اگر وہ شریک حیات بن کر اپنی اور گھر کی زندگی کو خوشگوار بناتی ہے تو اس کی یہ کوشش ان کے شوہروں کے ان کاموں کے برابر ثواب کی مستحق ہے جن کا تم نے ذکر کیا ہے۔

حضرت اسماء نے بڑی مسرت سے ساتھیوں کو دیکھا۔ اب یہ خواتین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر رخصت ہونے کے لئے اٹھیں۔ اس وفد میں حضرت اسماء کی خالہ بھی تھیں۔ ان کے ہاتھ میں سونے کے کنگن اور انگلیوں میں انگوٹھیاں تھیں۔ ارشاد ہوا کہ.......ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ بولیں....... نہیں! فرمایا تو کیا تم کو یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن اور انگوٹھیاں پہنائے؟ حضرت اسماء نے کہا......خالہ انہیں اتار دو! انھوں نے اپنا زیور اتار دیا اور یہ بات گرہ میں باندھ لی کہ جو زیور پہنا جائے اس کا بھی حساب کتاب کر کے وقت پر اس کی زکوٰۃ نکالنا ضروری ہے۔ حضرت اسماء نے جو اپنی بہنوں کی نفسیات کو خوب سمجھتی تھیں۔ اس موقع پر عرض کیا کہ....... یا رسول اللہ اگر ہم زیور نہ پہنیں گے تو شوہر کی نظر میں نہ جچیں گے! جو کچھ ارشاد ہوا اس کا مطلب ہے کہ........ عزت اخلاق سے ہوتی ہے۔ عورت مرد کی نظر میں جچتی اس وقت ہے جب وہ اس میں یگانگت کا جذبہ دیکھتا ہے۔ رہا پہننا اوڑھنا اور وہ بھی زیور کا پہننا۔ "مسند امام احمد حنبل" میں ہے ارشاد ہوا کہ....... چاندی کے زیور بنوالو اور ان پر زعفران مل لو کہ سونے کی چمک پیدا ہو جائے۔ مطلب یہ تھا کہ یہ بے حقیقت کام ہے۔ زندگی میں مسرت زیور کی چمک دمک سے پیدا نہیں ہوتی اصل مسئلہ خوشگوار زندگی کا ہے۔ (ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد!)

ویسے عورتوں کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت ہے۔ طلائی اور جڑائی زیورات بھی پہن سکتی ہیں۔ شرط ایک ہی ہے کہ نصاب کے برابر ہو جائیں تو ان پر زکوٰۃ نکالی جائے۔ تکبر غرور یا مالدار ہونے کا اظہار اسلام کے لئے ناپسندیدہ ہے۔ عورت خوب بناؤ سنگھار کر سکتی ہے۔ لیکن اپنے شوہر کے لیے۔

مدینے کی خواتین میں حضرت اسماء بڑا اونچا مقام رکھتی تھیں "استیعاب" میں ہے اللہ نے انہیں عقل بھی دی تھی اور دین کی محبت بھی۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔

حضرت اسماء بھی ان بہادر خواتین اسلام میں سے ہیں جو حضرت ام سلیم اور حضرت ام عمارہ کی طرح ہمیشہ جہاد کے موقع پر پیش پیش رہیں۔ کبھی رجز پڑھتیں، مجاہدوں کی ہمت بڑھاتیں۔ کبھی زخمیوں کی نگہداشت کرتیں اور وقت پڑتا تو تلوار سونت کر میدان میں اترنے سے بھی پیچھے نہ ہٹتیں۔ جنگ یرموک میں ان کی بہادری کا واقعہ تو یادگار ہے۔ دشمن ایک حلے میں مسلمانوں کو پیچھے ڈھکیلتے ڈھکیلتے مسلمانوں کے خیموں تک پہنچ گئے۔ ایسا" معلوم ہوتا تھا کوئی دم میں دشمن میدان مار لیں گے۔ یہ موقع تھا کہ حضرت اسماء اپنی شعلہ بیانی سے کام لیتی ہوئی خدا کے سپاہیوں کی غیرت جگاتی ہمت بڑھاتی آگے بڑھیں۔ حضرت خولہ بنت ازور، حضرت جویریہ بنت ابوسفیان اور حضرت اسماء نعرے لگاتی مردوں کے دوش بدوش لڑائی پر نکل گئیں۔! "اصابہ" میں ہے خیمے کی چوب حضرت اسماء کے ہاتھ میں تھی جس سے آپ نے نو رومیوں کو جہنم پہنچا دیا تھا۔ یرموک کی فتح میں عورتوں کا بھی بڑا حصہ تھا۔ ان میں حضرت اسماء نے بڑی جرأت اور پامردی کا ثبوت دیا۔

جنگ یرموک کے بعد وہ کچھ عرصے تک زندہ رہیں۔

کذباتِ مرزا

از: مولانا محمد عبدالواحد مخدوم قیمت: =/175 روپے

اس کتاب میں مرزا غلام احمد کادیانی کے ایک سو جھوٹ اور متعدد جھوٹی پیش گوئیاں ان کی اپنی کتب سے جمع کی گئی ہیں اور ساتھ ہی مختلف سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں، تاکہ اس کے مطالعہ سے قارئین پر واضح ہو جائے کہ قادیانیت، مرزائیت جھوٹ پر مبنی ایک باطل فرقہ ضالہ ہے

بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان